اور تم میں ایک جماعت ایسی ہونی چاہیے جو نیکی کی طرف بلائے اور اچھے کام کرنے کا حکم دے ، اور برے کاموں سے منع کرے ۔ یہی لوگ نجات پانے والے ہیں ۔ (قرآن کریم ۔ پ ۴ ۔ رکوع ۲)

دعوتِ تبلیغ

(قرآن و حدیث کی روشنی میں)

حضرت مولانا مفتی جمیل احمد تھانوی

حبیب ٹرسٹ

صبا پارک جوگیشوری بمبئی ۶۰

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دعوتِ تبلیغ

قرآن وحدیث کی روشنی میں

از : حضرۃ مولانا مفتی جمیل احمد تھانوی مدظلہ
جامعہ اشرفیہ لاہور

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ اس مختصر رسالہ میں چند آیات و احادیث درج کی جاتی ہیں جن سے اُمورِ ذیل معلوم ہوتے ہیں :

(۱) امر بالمعروف و نہی عن المنکر یعنی گناہوں پر اور ترکِ عبادت پر روک ٹوک کرنا اور احکامِ اسلام کی تبلیغ کرنا سارے مسلمانوں پر فرضِ کفایہ اور بڑے ثواب کا کام ہے۔

(۲) مسلمانوں کا خاص کام جو اُن کو تمام اُمتوں میں امتیاز دیتا ہے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر یعنی بھلائیوں کے لئے کہتے رہنا اور بُرائیوں سے روکتے رہنا ہے۔

(۳) خُسران سے نجات کا مدار ایمان، نیک عمل اور ایک دوسرے کو نیکی کرنے اور بُرائی سے رُکنے کی وصیت کرتے رہنے پر ہے۔

(۴) جو لوگ بُرائیوں اور گناہوں سے نہیں روکتے وہ بھی عذاب کے مستحق ہیں۔

(۵) گناہوں کی کثرت سے عذاب یا فتنہ، بلا یا مصیبت آتی ہے اور پھر کرنے نہ کرنے والے روکنے نہ روکنے والے سب ہی کو پہنچتی ہے بہت ممکن ہے کہ اس وقت جو مسلمانوں پر مصیبتیں آ رہی ہیں ان کا سبب امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا نہ ہونا اور گناہوں کا پھیل جانا ہو۔

(۶) جب امر بالمعروف اور نہی عن المنکر نہیں رہے گا، مسلمانوں میں سے وحی کی برکت جاتی رہے گی اور جب مسلمان ایک دوسرے کو بُرا کہنے اور گالیاں دینے لگیں گے اللہ تعالیٰ کی نظر سے گر جائیں گے۔

(۷) جب تک امر بالمعروف و نہی عن المنکر رہے گا خیریتِ ایمان، عملِ صالح، برکت، غلبہ اور عزت و شوکت رہے گی۔

(۸) تبلیغ اور امر معروف و نہی منکر صرف علماء ہی کے ذمہ نہیں سارے مسلمانوں کا ذمہ ہے کہ جس قدر معلوم ہے دوسروں کو پہنچائیں اور جس قدر قدرت ہو مسلمانوں کو گناہوں اور بُرائیوں سے روکیں۔

(۹) تبلیغ کرنے والوں پر رحمت نازل ہوتی ہے اور ان کو بھی ہمیشہ ہمیشہ ان تمام عملوں کا ثواب ملتا رہے گا۔ جو اُن کے کہنے سے لوگ عمل کریں گے۔

(۱۰) جماعت بن کر کام کرنا مقبول و باعثِ برکت ہوتا ہے۔

(۱۱) اسلام کے اس طریقے کے جاری کرنے والوں کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ثواب ملتا رہے گا۔ جب تک لوگ اس پر عمل کرتے رہیں گے۔

امام مالکؒ کا قول ہے کہ اس اُمت کے آخر کی اصلاح اسی طریقہ سے ہو سکتی ہے جس طریقہ سے اوّل کی ہوئی۔

تو اب مسلمانوں کی ہلاکت، پریشانی، فتنوں، مصیبتوں، عذابوں سے بچنے اور مسلمانوں کے سچے مسلمان بننے کی بلکہ تمام انعاماتِ الٰہیہ، ترقی، غلبہ، راحت و آرام اور فلاحِ دُنیا و دین کی تدبیر یہی ہے کہ جیسے حضرات صحابہؓ میں ہر شخص نیکی کا حکم اور بُرائی سے روکنے کا کام کرتا تھا، ہم میں بھی ہر ہر مسلمان یہ کام کرے۔ تمام کاروبار چھوڑ کر کرنا ہی ضروری نہیں بلکہ جیسے صحابہؓ اپنے تمام کام جاری رکھتے ہوئے تبلیغ اور امر معروف و نہی منکر کرتے تھے، ویسے ہی ہم کریں کہ دکاندار خریداروں کو، ملازم پیشہ اہل عملہ کو، زراعت پیشہ کام کرنے والوں کو، صنعت و حرفت پانے والے اپنے کاریگروں کو اور سب کے سب اپنے گھر والوں کو، دوستوں کو، ملنے والوں کو، نوکروں کو، ماتحتوں کو غرض جب اور جہاں ہوں اور جس کو کہہ سکیں، نرمی سے سمجھا کر دیندار بننے کی فہمائش کرتے رہیں۔ کم سے کم کلمہ طیبہ سن لیں۔ نماز پڑھنے کو

کہیں۔ یاد نہوں تو یاد کرائیں۔ زکوٰۃ، حج مسلمانوں سے محبّت نرمی اور خیر خواہی وغیرہ کی ترغیب دیا کریں۔ چونکہ ہر کام کے فائدہ کے لئے تنظیم بہت ضروری ہے۔ اور جماعت میں برکت ہوتی ہے۔ اس لئے کسی جماعت کے ساتھ وابستہ ہو کر دن رات اس طرح تبلیغ کیا جائے تو انشاء اللہ تعالیٰ بہت مفید اور با برکت ہو گا۔

وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ۔

احقر جمیل احمد تھانوی

۲۳ رجمادی الاخریٰ ۱۳۵۸ھ

جنّت میں گھر بنائیے

حبیبؒ ٹرسٹ تبلیغ دین اور اصلاحِ معاشرہ کی خدمت انجام دے رہا ہے۔ یہ فرضِ کفایۂ اور صدقۂ جاریہ ہے۔ جس کا اجر و ثواب بے حساب ہے۔ اس کارِ خیر میں شمولیت کے لئے دعوتِ عام ہے۔

- ✫ ان رسائل کی خود اشاعت کیجیئے۔ یا۔ ہمارے ذریعہ بندوبست کرا لیجئے۔ بلاک۔ فلم اور کتابت وغیرہ تیار ہے۔
- ✫ لاگت ادا کر کے منگوائیے۔ اور۔ فِي سَبِيلِ اللهِ تقسیم کیجیئے۔
- ✫ ٹرسٹ کا معاون بن کر کارِ خیر میں شامل ہو جائیے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تبلیغ اور امر بالمعروف ونہی عن المنکر فرضِ کفایہ ہے

(۱) وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ أُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَأُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ○ (آل عمران)

اور تم میں سے ایک ایسی جماعت ہونا ضروری ہے جو نیکی کی دعوت دے اور اچھے کام کرنے کو کہا کرے اور برے کام سے روکا کرے اور ایسے ہی لوگ پورے کامیاب ہوں گے۔

امر بالمعروف ونہی عن المنکر اور عمل سببِ رحمت ہے

(۲) وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَآءُ بَعْضٍ يَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَيُطِيْعُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ أُولٰٓئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ إِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ○ (سورۃ التوبہ)

اور ایمان والے اور ایمان والیاں بعض بعض کے دوست ہیں، بھلائی کا حکم کرتے ہیں اور برائی سے روکتے ہیں اور نماز کی پابندی کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے اور اللہ ورسول کی فرماں برداری کرتے ہیں، یہی لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ جلد رحمت نازل کریں گے۔ بیشک اللہ تعالیٰ بڑے غالب ہیں حکمت والے ہیں۔

تبلیغ اور ایمان وعمل ہی نقصان سے نجات کا ذریعہ ہیں

(۳) وَالْعَصْرِ إِنَّ الْإِنْسَانَ لَفِيْ خُسْرٍ إِلَّا الَّذِيْنَ آمَنُوْا وَعَمِلُوْا

زمانہ کی قسم، بیشک انسان ٹوٹے میں ہیں سوائے ان کے جو ایمان لائے اور نیک کام کئے،

الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ (سورۃ العصر پ۳۰)

اور ایک دوسرے کو حق کی نصیحت کی اور ایک دوسرے کو صبر کی نصیحت کرتے ہیں۔

امر بالمعروف ونہی عن المنکر اس اُمّت کا طغرائے امتیاز ہے

(۴) کُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ تَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ۔ (آل عمران)

تم بہترین اُمّت ہو لوگوں کے لئے کہ تم نیک کام کا حکم اور بُرے کام سے منع کرتے اور اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہو۔

ہر کنبہ میں سے ایک جماعت پر علم سیکھنا اور کنبہ کو تبلیغ کرنا ضروری ہے

(۵) وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ لِيَنْفِرُوْا كَآفَّةً فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآئِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوْا فِي الدِّيْنِ وَلِيُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ اِذَا رَجَعُوْٓا اِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُوْنَ (توبہ)

اور نہ تھے مسلمان کہ نکل جائیں سارے (جہاد میں) پس کیوں نہ نکلی مسلمانوں کے ہر فرقہ سے ایک جماعت تاکہ دین کی سمجھ حاصل کریں اور تاکہ ڈرائیں اپنی قوم کو جب ان کی طرف لوٹیں شاید وہ (بُرے کاموں سے) بچنے لگیں۔

اپنے گھر والوں کو تبلیغ کرنا او گناہوں سے بچانا فرض ہے

(۶) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ (تحریم)

اے ایمان والو اپنے کو اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں۔

گھر والوں کو نماز کا حکم کرنا بھی فرض ہے

⑦ وَاْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا لَا نَسْئَلُكَ رِزْقًا نَحْنُ نَرْزُقُكَ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوٰى (طٰهٰ)

(اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) اپنے متعلقین کو نماز کا حکم کرتے رہیئے اور خود بھی اس پر جمے رہیئے ہم آپ سے معاش نہیں چاہتے معاش تو آپ کو ہم خود دیں گے اور بہتر انجام پرہیزگاری کا ہی ہے۔

پہلے قریب والوں کو تبلیغ کرنی چاہیئے اور مسلمانوں سے نرمی برتنا چاہیئے

⑧ وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ (شعراء)

اور ڈرا لیجئے اپنے قبیلہ کو جو نزدیک والے ہیں اور اپنا بازو پست کیجئے (یعنی نرمی کیجئے) اس کیلئے جو آپ کی پیروی کرے ایمان والوں میں سے۔

حکمت اور اچھائی سے تبلیغ کیا کیجیے

⑨ اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ[1]

اپنے رب کے راستہ کی طرف حکمت سے بلائیے اور اچھی نصیحت سے اور ان سے بحث کیجئے اس طریقہ سے جو بہتر ہو بیشک آپ کے رب ہی بہت جانتے ہیں اس کو جو اُن کے راستے سے گم ہوا اور وہ خوب جانتے ہیں ہدایت والوں کو (نحل)

تبلیغ مسلمانوں کو فائدہ ضرور دیتی ہے

⑩ وَذَكِّرْ فَاِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ (ذٰریٰت)

آپ لوگوں سمجھاتے رہیئے کیوں کہ سمجھانا ایمان والوں کو (ضرور) نفع دیگا۔

(1) سورۃ النحل

تبلیغ سے اچھی کوئی اور بات ہے ہی نہیں

(۱۱) وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ (حٰمٓ سجدہ)

اور اس سے بہتر کس کی بات ہو سکتی ہے جو خدا کی طرف بلائے اور نیک عمل کرے اور کہے کہ میں مسلمان (فرمانبرداروں) میں سے ہوں۔

گناہوں کے پھیل جانے پر جو وبا یا عذاب یا مصیبت وغیرہ آئیگی وہ سبھی پر آئے گی

(۱۲) وَاتَّقُوْا فِتْنَةً لَّا تُصِیْبَنَّ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا مِنْكُمْ خَآصَّةً ۚ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ ۝ (انفال)

اور تم اس فتنہ سے ڈرتے رہو جو خاص انہی لوگوں کو نہیں پہنچے گا جنہوں نے تم میں سے ظلم کیا ہے اور جان لو اللہ تعالیٰ سخت عذاب والے ہیں۔

تبلیغ میں تکلیف پر صبر ضروری ہے

(۱۳) یٰبُنَیَّ اَقِمِ الصَّلٰوةَ وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاصْبِرْ عَلٰى مَآ اَصَابَكَ ۭ اِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ (لقمان)

(حضرت لقمان نے کہا) بیٹا نماز پڑھا کر اور اچھے کاموں کی نصیحت کیا کر اور بُرے کاموں سے منع کیا کر اور تجھ پر جو مصیبت آئے اس پر صبر کیا کر بیشک یہ ہمت کے کاموں میں سے ہے۔

نصیحت کو اللہ سے ڈرنے والا مانتا ہے اور بدبخت اور جہنمی نہیں مانتا

(۱۴) فَذَكِّرْ اِنْ نَّفَعَتِ الذِّكْرٰى سَیَذَّكَّرُ مَنْ یَّخْشٰى ۝ وَیَتَجَنَّبُهَا الْاَشْقَى الَّذِیْ یَصْلَى النَّارَ

تو آپ (ہر مسلمان وکافر کو) نصیحت کیجیے اگر نصیحت کرنا فائدہ دے ضرور نصیحت مان لے گا وہ جو (اللہ سے) ڈرتا ہے اور ایک طرف رہے گا

الْكُبْرٰى ۝ ثُمَّ لَا يَمُوْتُ فِيْهَا وَلَا يَحْيٰى ۝ (سورۃ الاعلیٰ)

اس سے بڑا بدبخت جو بڑی آگ میں داخل ہوگا پھر نہ اس میں مرے گا اور نہ جیئے گا۔

پہلی اُمتوں پر ترکِ تبلیغ یعنی گناہوں سے نہ روکنے اور نہ رُکنے کی وجہ سے لعنت ہوئی ہے کہیں ہم پر بھی نہ ہو

(۱۵) لُعِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ عَلٰى لِسَانِ دَاوٗدَ وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ۝ كَانُوْا لَا يَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُّنْكَرٍ فَعَلُوْهُ ط لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ۝ (المائدہ)

لعنت کیئے گئے ہیں وہ لوگ جو کافر ہوئے ہیں بنی اسرائیل میں سے داوٗدؑ اور عیسیٰؑ بن مریم کی زبان پر، یہ اس وجہ سے کہ وہ نافرمانی کرتے اور حد سے نکل جاتے تھے، ایک دوسرے کو بُرے کام سے جس کو وہ کرتے بھی تھے منع نہیں کرتے تھے البتہ بُرا ہے جو کچھ وہ کرتے تھے۔

تبلیغ میں خلوص پر اجرِ عظیم اور خیر و برکت ملتی ہے

(۱۶) لَا خَيْرَ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنْ نَّجْوٰىهُمْ اِلَّا مَنْ اَمَرَ بِصَدَقَةٍ اَوْ مَعْرُوْفٍ اَوْ اِصْلَاحٍۢ بَيْنَ النَّاسِ ط وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝ (نساء)

لوگوں کی بہت سی سرگوشیوں میں خیر و برکت نہیں سوائے اس کے جو صدقہ و خیرات یا نیک کاموں کی یا لوگوں میں باہم صلح کی ترغیب دے اور جو شخص یہ کام اللہ کی خوشی کے واسطے کریگا ہم اس کو عنقریب اجرِ عظیم عطا کریں گے۔

تبلیغ وغیرہ پر غیبی امداد اور مغلوب نہ ہونے کا وعدہ

(۱۷) اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ

اگر تم اللہ کے دین کی مدد کروگے وہ تمہاری مدد کریگا

وَيُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ (محمد) — اور تمہارے قدم جما دیں گے۔

دوسری جگہ ہے:

اِنْ يَّنْصُرْكُمُ اللّٰهُ فَلَا غَالِبَ لَكُمْ وَاِنْ يَّخْذُلْكُمْ فَمَنْ ذَا الَّذِيْ يَنْصُرُكُمْ مِّنْ بَعْدِهٖ ط وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ (آل عمران) — اگر اللہ تمہاری مدد کریں تو کوئی تم پر غالب آنیوالا نہیں اور اگر چھوڑ دیں تم کو تو کون ہے جو تمہاری مدد کرے اس کے بعد اور اللہ تعالیٰ پر ہی مسلمانوں کو بھروسہ کرنا چاہیے۔

تبلیغ میں نرم باتیں کرنے سے اثر ہوتا ہے

(۱۸) فَقُوْلَا لَهٗ قَوْلًا لَّيِّنًا لَّعَلَّهٗ يَتَذَكَّرُ اَوْ يَخْشٰى. (طٰہٰ) — اے موسیٰ وہارون فرعون سے نرم بات کرو تاکہ وہ مانے یا ڈرے۔

کسی کے بہت پیچھے مت پڑو

(۱۹) فَذَكِّرْ اِنَّمَآ اَنْتَ مُذَكِّرٌ ۝ لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُصَيْطِرٍ ۝ (غاشیہ) — آپ نصیحت کیجیے آپ تو نصیحت ہی کرنے والے ہیں، آپ ان پر مسلط نہیں ہیں۔

مسلمانوں کو بادشاہت بھی عمل و تبلیغ کے لئے دی جاتی ہے

(۲۰) اَلَّذِيْنَ اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِى الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ ط (سورۃ الحج) — مسلمان وہ لوگ ہیں اگر ہم ان کو زمین میں قدرت دیں (بادشاہ بنائیں) تو یہ نماز کی پابندی کریں گے، زکوٰۃ دیں گے، امر بالمعروف نہی عن المنکر کریں گے۔

قرآن کریم کی چند آیات مبارکہ پیش کی گئیں اب احادیث شریفہ ملاحظہ ہوں۔

گناہوں سے روکنا ہر مسلمان کے ذمہ ہے اور یہ ایمان کی علامت ہے

(۱) عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ رَّاٰی مِنْکُمْ مُنْکَرًا فَلْیُغَیِّرْہُ بِیَدِہٖ فَاِنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِہٖ فَاِنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِہٖ وَذٰلِکَ اَضْعَفُ الْاِیْمَانِ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے، تم میں سے جو شخص کسی ناجائز کام کو ہوتے ہوئے دیکھے اس کو ہاتھ سے بدل دے اور اگر یہ نہ کرسکے تو زبان ہی سے، یہ بھی نہ کرسکے تو دل ہی سے اور یہ ایمان کا کمزور درجہ ہے۔

(ت م رواہ مسلم والترمذی وابن ماجہ والنسائی)

جو شخص امر بالمعروف ونہی عن المنکر نہیں کرتا وہ گویا مسلمانوں میں سے ہی نہیں

(۲) عن ابن عباسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ مِنَّا مَنْ لَّمْ یَرْحَمْ صَغِیْرَنَا وَلَمْ یُوَقِّرْ کَبِیْرَنَا وَیَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْہَ عَنِ الْمُنْکَرِ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ شخص ہم میں سے نہیں جو ہمارے چھوٹوں پر رحم ہمارے بڑوں کی تعظیم اور امر بالمعروف ونہی عن المنکر نہ کرے۔

(ت رواہ الترمذی واحمد وابن حبان فی صحیحہ)

سب سے افضل وہ ہے جو امر بالمعروف ونہی عن المنکر کرتا ہو

(۳) عَنْ درۃؓ بنت اَبِیْ لَہَبٍ قَالَتْ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَنْ خَیْرُ النَّاسِ قَالَ اَتْقَاھُمْ لِلرَّبِّ عَزَّ وَجَلَّ

حضرت درہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ کون آدمی سب سے بہتر ہے، فرمایا جو حق تعالیٰ سے بہت ڈرنے والا،

وَاَوْصَلَهُمْ لِلرَّحْمِ اٰمَرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَاَنْهَاهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ

صلہ رحمی کرنے والا اور امر بالمعروف ونہی عن المنکر کرنے والا ہو۔

(رواہ ابوالشیخ فی کتاب الثواب والبیہقی فی الزھد والکبیر وغیرہ)

حاکم ظالم کو تبلیغ، افضل جہاد ہے

(۴) عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَفْضَلُ الْجِهَادِ كَلِمَةُ حَقٍّ عِنْدَ سُلْطَانٍ اَوْ اَمِیْرٍ جَائِرٍ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ بہترین جہاد بادشاہ یا حاکم ظالم کے سامنے حق بات کہنا ہے۔

(ت ابوداؤد وترمذی وابن ماجہ)

تبلیغ کا ثواب قیامت تک اور بعد میں

(۵) عَنْ اَنَسٍؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ رَجُلٍ یَنْعَشُ لِسَانُہٗ حَقًّا یُعْمَلُ بِہٖ اِلَّا اُجْرِیَ لَہٗ اَجْرُہٗ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ ثُمَّ وَفَّاہُ اللّٰہُ ثَوَابَہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی آدمی حق پر زبان نہیں اٹھاتا کہ جس پر عمل کیا جائے مگر قیامت تک اس کا ثواب جاری رہتا ہے۔ پھر قیامت میں اللہ تعالیٰ اس کا ثواب پورا پورا دیں گے۔

(ت رواہ احمد باسناد فیہ نظر لکن الاصول تعضدہ)

امر بالمعروف ونہی عن المنکر اسلام کا چوتھائی حصہ ہے

(۶) عَنْ حُذَیْفَةَؓ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْاِسْلَامُ ثَمَانِیَةُ اَسْهُمٍ اَلْاِسْلَامُ سَهْمٌ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ اسلام کے آٹھ حصے ہیں۔ ایمان[۱] ایک حصہ ہے نماز[۲] ایک حصہ، زکوٰۃ[۳] ایک حصہ، روزہ[۴]

وَالصَّلٰوۃُ سَھْمٌ وَالزَّکٰوۃُ سَھْمٌ وَالصَّوْمُ سَھْمٌ وَحَجُّ الْبَیْتِ سَھْمٌ وَالْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ سَھْمٌ وَالنَّھْیُ عَنِ الْمُنْکَرِ سَھْمٌ وَالْجِھَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ سَھْمٌ وَقَدْ خَابَ مَنْ لَا سَھْمَ لَہٗ (ت رواہ البزار)

ایک حصہ، حج ایک حصہ، نیک کام کا حکم ایک حصہ، برائی سے روکنا ایک حصہ، جہاد فی سبیل اللہ ایک حصہ ہے اور یقیناً ناکام رہا وہ جس کا کوئی حصہ نہ ہو۔

تبلیغ سے ایک آدمی کا سنورنا دولتِ دنیا سے بہتر ہے

(۷) عَنْ سَھْلِ بْنِ سَعْدٍ رَفَعَہٗ وَاللّٰہِ لَاَنْ یَّھْدِیَ بِھُدَاکَ رَجُلٌ وَّاحِدٌ خَیْرٌ لَّکَ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ (ج لابی داؤد)

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے خدا کی قسم تمہاری ہدایت سے ایک آدمی کا ہدایت پا جانا سرخ اونٹوں سے (جو عرب کا بڑا اور عزیز ترین مال ہے) بہتر ہے۔

حق کلمہ بہترین تحفہ ہے

(۸) رُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نِعْمَ الْعَطِیَّۃُ کَلِمَۃُ حَقٍّ تَسْمَعُھَا ثُمَّ تَحْمِلُھَا اِلٰی اَخٍ مُّسْلِمٍ فَتُعَلِّمُھَا اِیَّاہُ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے، بہترین عطیہ وہ حق کلمہ ہے جس کو تم سنو پھر اسے اپنے کسی مسلمان بھائی کے پاس لے جاؤ اور اسے سکھا دو۔

(ت رواہ الطبرانی فی الکبیر والشیبۃ ان یکون موقوفًا)

حضورؐ نے ہر مسلمان سے تبلیغ اور خیر خواہی کرنے کی بیعت لی ہے

⑨ عَنْ جَرِیْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رضؓ قَالَ اَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اُبَایِعُکَ عَلَی الْاِسْلَامِ فَشَرَطَ عَلَیَّ وَالنُّصْحَ لِکُلِّ مُسْلِمٍ (بخاری مسلم)

جریر بن عبد اللہ رضؓ کہتے ہیں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا عرض کیا میں آپ سے اسلام پر بیعت کرتا ہوں تو حضورؐ نے شرط لگائی ہر مسلمان کی خیر خواہی کرنا۔

⑩ عَنْ عُبَادَۃَ بْنِ الصَّامِتِ رضؓ قَالَ بَایَعْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَی السَّمْعِ وَالطَّاعَۃِ فِی الْعُسْرِ وَالْیُسْرِ وَالْمَنْشَطِ وَالْمَکْرَہِ وَعَلٰی اَثَرَۃٍ عَلَیْنَا وَ اَنْ لَّا نُنَازِعَ الْاَمْرَ اَھْلَہٗ اِلَّا اَنْ تَرَوْا کُفْرًا بُوَاحًا عِنْدَکُمْ مِنَ اللّٰہِ فِیْہِ بُرْھَانٌ وَعَلٰی اَنْ نَقُوْلَ بِالْحَقِّ اَیْنَمَا کُنَّا لَا نَخَافُ فِی اللّٰہِ لَوْمَۃَ لَائِمٍ (بخاری ومسلم)

عبادہ رضؓ کہتے ہیں ہم لوگوں کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان باتوں پر بیعت فرمایا: حکم ماننا اور فرمانبرداری کرنا، تنگی میں بھی اور فراخی میں بھی، خوشی میں بھی، ناگواری میں بھی اور ہمارے اوپر کسی کو ترجیح دی جائے جب بھی اور (خلافت کے) کام میں کام والوں سے نہ جھگڑنا مگر سوائے اس کے کہ تم خالص کفر دیکھ لو کہ تمہارے پاس اس کے بارہ میں اللہ کی طرف سے کوئی دلیل ہو اور حق بات کہتے رہیں جہاں کہیں بھی ہوں۔ اللہ کے دین کے بارے میں کسی ملامت کرنیوالے کی ملامت سے نہ ڈریں

داعی حق و باطل کو عمل کرنے والوں کے برابر ثواب و عذاب

(١١) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ دَعَا اِلٰی هُدًی کَانَ لَهٗ مِنَ الْاَجْرِ مِثْلُ اُجُوْرِ مَنْ تَبِعَهٗ، لَا یُنْقِصُ ذٰلِكَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَیْئًا وَمَنْ دَعَا اِلٰی ضَلَالَةٍ کَانَ عَلَیْهِ مِنَ الْاِثْمِ مِثْلُ اٰثَامِ مَنْ تَبِعَهٗ، لَا یَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ اٰثَامِهِمْ شَیْئًا

(ت مسلم وغیرہ)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص ہدایت کی طرف بلاتا ہے اس کے لیے ان سب کے ثواب کے برابر ثواب ہوگا جو اس کی پیروی کریں گے اور یہ اس کا ثواب، اُن کے ثوابوں میں سے کچھ کم نہ کریگا اور جو شخص گمراہی کی طرف بلاتا ہے اس پر ان سب کے گناہوں کے گناہ ہوگا جو اس کی پیروی کریں گے اور یہ اس کا گناہ ان کے گناہوں میں سے کچھ کم نہ کرے گا۔

تبلیغ کرنے کے واسطے پورا متقی بن جانے کا انتظار نہ کیا جائے

(١٢) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَا نَاْمُرُ بِالْمَعْرُوْفِ حَتّٰی نَعْمَلَ بِهٖ وَلَا نَنْهٰی عَنِ الْمُنْكَرِ حَتّٰی نَجْتَنِبَهٗ كُلَّهٗ فَقَالَ بَلْ مُرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَاِنْ لَّمْ تَعْمَلُوْا بِهٖ وَانْهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ وَاِنْ لَّمْ تَجْتَنِبُوْهُ كُلَّهٗ

(ج للاوسط والصغیر بضعف)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم نیک کاموں کو نہ کہا کریں جب تک خود عمل نہ کریں اور نہ برے کاموں سے روکا کریں جب تک خود اس سے نہ بچیں فرمایا (نہیں) بلکہ نیک کاموں کو کہا کرو اگرچہ خود نہ کر سکے ہو اور برے کاموں سے روکا کرو اگرچہ خود ان سب سے نہ رک سکے ہو۔

تبلیغ والوں کو خود بھی عمل کرنا چاہیئے ورنہ شدید عذاب کا اندیشہ ہے

(۱۳) عَنْ اُسَامَۃَ بْنِ زَیْدٍؓ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ یُؤْتٰی بِالرَّجُلِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ فَیُلْقٰی فِی النَّارِ فَتَنْدَلِقُ اَقْتَابُ بَطْنِہٖ فَیَدُوْرُ بِھَا کَمَا یَدُوْرُ الْحِمَارُ فِی الرَّحٰی فَیَجْتَمِعُ اِلَیْہِ اَھْلُ النَّارِ فَیَقُوْلُوْنَ یَا فُلَانُ مَالَکَ اَلَمْ تَکُنْ تَاْمُرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْھٰی عَنِ الْمُنْکَرِ فَیَقُوْلُ بَلٰی کُنْتُ اٰمُرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَا اٰتِیْہِ وَاَنْھٰی عَنِ الْمُنْکَرِ وَاٰتِیْہِ (ت۔ بخاری و مسلم)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ایک آدمی کو قیامت کے دن لایا جائیگا اور دوزخ میں ڈال دیا جائے گا۔ اس کے پیٹ کی انتڑیاں نکل پڑیں گی اور وہ ان کو لئے ہوئے ایسا گھومے گا جیسے گدھا خراس میں گھومتا ہے اہل دوزخ اس کے پاس اکٹھے ہوں گے، کہیں گے اے شخص تجھ کو کیا ہوا! تو امر بالمعروف و نہی عن المنکر نہیں کرتا تھا، کہے گا ہاں میں نیک کاموں کو کہا کرتا تھا اور خود عمل نہیں کرتا تھا، گناہوں اور برائیوں سے روکا تو کرتا تھا اور خود مبتلا ہوتا تھا۔

دین کا کام کرنے والے کی برکت سے اعزہ کو بھی رزق ملتا ہے

(۱۴) عَنْ اَنَسٍؓ قَالَ کَانَ اَخَوَانِ عَلٰی عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَحَدُھُمَا یَحْتَرِفُ وَالْاٰخَرُ یَلْزِمُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَشَکَی الْمُحْتَرِفُ

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں دو بھائی تھے۔ ایک تو کوئی پیشہ کرتا تھا اور دوسرا حضورؐ کی خدمت میں رہتا اور دین سیکھتا تھا پیشہ والے نے حضورؐ سے اپنے بھائی کی شکایت کی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم

أَخَاهُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَعَلَّكَ بِهِ تُرْزَقُ - (ج للترمذی)

نے ارشاد فرمایا شاید تم بھی اسی کی وجہ سے رزق دئے جاتے ہو۔

جو شخص دین پوچھنے یا پوچھنے کیلئے جاتا ہے اس کو پورے حج کا ثواب ملتا ہے

(١٥) عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَفَعَهُ قَالَ مَنْ غَدَا إِلَى الْمَسْجِدِ لَا يُرِيدُ إِلَّا أَنْ يَتَعَلَّمَ خَيْرًا أَوْ يُعَلِّمَهُ كَانَ لَهُ أَجْرُ حَاجٍّ تَامًّا حَجَّتُهُ۔ (ج للکبیر)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو شخص صرف نیکی سیکھنے یا سکھانے کے لئے مسجد جائے گا اس کو ایک ایسے حاجی کا ثواب ملے گا جس کا حج پورا ہو۔ (یعنی مقبول ہو ناقص نہ ہو)

چار قسم کا بنو پانچواں نہ بنو

(١٦) عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَفَعَهُ قَالَ اغْدُ عَالِمًا أَوْ مُتَعَلِّمًا أَوْ مُسْتَمِعًا أَوْ مُحِبًّا وَلَا تَكُنِ الْخَامِسَةَ فَتَهْلِكَ (ج للطبرانی والبزار)

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے تم دین سکھانے والے بن جاؤ یا سیکھنے والے یا سننے والے یا ان سے محبت کرنیوالے اور پانچواں بنو کہ ہلاک ہوگے۔

تبلیغ اور امر بالمعروف ونہی عن المنکر میں قتل ہوجانیوالا سید الشہداء ہے

(١٧) عن جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَيِّدُ الشُّهَدَاءِ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَرَجُلٌ قَامَ إِلَى إِمَامٍ جَائِرٍ فَأَمَرَهُ وَنَهَاهُ

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے تمام شہیدوں کے سردار حمزہ بن عبد المطلب ہیں اور وہ شخص ہے جو ظالم بادشاہ کے لئے اٹھا اور اسے نیک کام کو کہا اور برائی سے روکا تو اس نے اسے

فقتلہ (ت رواہ الحاکم وقال صحیح الاسناد) مار ڈالا

دین سیکھنے میں مر جانے والا انبیاءؑ کے قریب کے درجہ میں پہنچتا ہے

(۱۸) عن ابن عباسٍ قالَ قالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ مَنْ جاءَہُ اَجَلُہُ وَھُوَ یطلبُ العلم لقیَ اللّٰہَ ولم یکن بینہُ وبینَ النبیّین اِلَّا درجۃُ النبوّۃِ [۱]

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس کو اس حالت میں موت آجائے کہ دین کا علم طلب کرتا تھا تو یہ اللہ تعالیٰ سے اس طرح ملے گا کہ اس کے اور انبیاءؑ کے درمیان صرف درجہ نبوت ہی ہوگا۔

ایک آیت بھی معلوم ہو تو اس کی تبلیغ واجب ہے

(۱۹) عن عبدِ اللّٰہِ بن عمرِو بن العاص رفعہٗ بَلِّغُوا عَنِّی وَلَوْ اٰیَۃً وَحَدِّثُوا عَنْ بَنِی اسرائیلَ وَلَا حَرَجَ وَمَنْ کَذَبَ عَلَیَّ مُتَعَمِّدًا فَلْیَتَبَوَّأْ مَقْعَدَہٗ مِنَ النَّارِ (بخاری)

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ میری جانب سے تبلیغ کرو چاہے ایک ہی آیت ہو اور بنی اسرائیل سے روایت بیان کرو کوئی حرج نہیں اور جو مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ گھڑے گا تو وہ اپنا ٹھکانا دوزخ بنالے۔

ایک آیت یا مسئلہ کی تبلیغ کرنا سو رکعت سے افضل ہے سننے والا چاہے کوئی عمل کرے یا نہ کرے

(۲۰) عن اَبِی ذَرٍّ قالَ قالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ یا اَبا ذَرٍّ لَاَنْ تَغْدُوَ فَتَعَلَّمَ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اے ابوذر! بیشک یہ کہ تم جاؤ اور کتاب اللہ کی ایک آیت سکھاؤ تو تمہارے لئے سو رکعت

[۱] (ت رواہ الطبرانی فی الاوسط)

أٰيَةً مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ خَيْرٌ لَكَ مِنْ اَنْ تُصَلِّيَ مِائَةَ رَكْعَةً وَلَاَنْ تَغْدُوْ فَتَعَلَّمَ بَابًا مِنَ الْعِلْمِ عُمِلَ بِهٖ اَوْلَمْ يُعْمَلْ بِهٖ خَيْرٌ لَكَ مِنْ اَنْ تُصَلِّيَ اَلْفَ رَكْعَةً	پڑھنے سے بہتر ہے اور یہ کہ تم جاؤ اور دین کے علم کا ایک باب سکھادو اس پر عمل کیا جائے یا نہ کیا جائے تمہارے لئے ایک ہزار رکعت پڑھنے سے بہتر ہے ۔

(ت رواہ ابن ماجۃ باسناد حسن)

امر بالمعروف و نہی عن المنکر چھوڑ بیٹھنے سے وحی کی برکت چلی جاتی ہے

(۲۱) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَعْظَمَتْ اُمَّتِيَ الدُّنْيَا نُزِعَتْ عَنْهَا هَيْبَةُ الْاِسْلَامِ وَاِذَا تَرَكَتِ الْاَمْرَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيَ عَنِ الْمُنْكَرِ حُرِمَتْ بَرَكَةُ الْوَحْيِ وَاِذَا تَسَابَتْ اُمَّتِيْ سَقَطَتْ مِنْ عَيْنِ اللّٰهِ	سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جب میری امت دنیا کی عظمت کرنے لگے اس سے اسلام کی ہیبت نکال دی جائے گی اور جب امر بالمعروف و نہی عن المنکر چھوڑ دے وحی کی برکت سے محروم کردی جائے گی اور جب میری امت ایک دوسرے کو برا کہنے لگے کہ اللہ تعالیٰ کی نظر سے گر جائیگی

(کذا فی الدر المنثور عن الحکیم الترمذی)

ایک بدکار کو گناہوں سے نہ روکنے پر بھی ساری قوم پر وبال آجاتا ہے

(۲۲) عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ	حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے، کوئی ایک آدمی کہ کسی قوم میں ہو، ان میں

عَلَيۡہِ وَسَلَّمَ يَقُوۡلُ مَامِنۡ رَجُلٍ	گناہ کرتا ہو اور وہ لوگ روکنے کی قدرت
يَكُوۡنُ فِيۡ قَوۡمٍ يَعۡمَلُ فِيۡهِمۡ	رکھتے ہوں اور نہ روکیں مگر اللہ تعالےٰ
بِالۡمَعَاصِيۡ يَقۡدِرُوۡنَ عَلٰى	ان پر اُن کے مرنے سے پہلے عذاب
اَنۡ يُغَيِّرُوۡا عَلَيۡهِ وَلَا يُغَيِّرُوۡنَ	پہنچادیں گے۔

اِلَّا اَصَابَهُمُ اللّٰهُ بِعِقَابٍ

قَبۡلَ ان يَمُوۡتُوۡا۔ (ت ابوداؤد وابن ماجة وابن حبان والاصبهانی وغیرہم)

تبلیغ چھوڑ دینے سے کلمہ طیبہ عذاب دفع نہیں کرتا۔

(۲۳) رُوِيَ عَنۡ اَنَسٍ قَالَ	حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لَآ اِلٰہَ
اِنَّ رَسُوۡلَ اللّٰهِ صلى الله عليه	اِلَّا اللہ ہمیشہ اپنے کہنے والوں کو فائدہ دیتا
وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَزَالُ لَآ اِلٰهَ	اور ان سے عذاب و وبال کو دفع کرتا رہیگا
اِلَّا اللّٰهُ تَنۡفَعُ مَنۡ قَالَهَا	جب تک وہ اس کے حق کا استخفاف
وَتَرُدُّ عَنۡهُمُ الۡعَذَابَ	(بے پروائی) نہ کریں۔ صحابہ رضؓ نے عرض کیا
وَالنِّقۡمَةَ مَالَمۡ يَسۡتَخِفُّوۡا	یا رسول اللہ اس کے حق کا استخفاف کیا ہے
بِحَقِّهَا قَالُوۡا يَارَسُوۡلَ اللّٰهِ	فرمایا کہ کھلم کھلا اللہ کی نافرمانیوں
مَا الۡاِسۡتِخۡفَافُ بِحَقِّهَا قَالَ	کا عمل ہو اور نہ انکار کیا جائے،
يَظۡهَرُ الۡعَمَلُ بِمَعَاصِي اللّٰهِ	نہ روکا جائے۔

فَلَا يُنۡكَرُ وَلَا يُغَيَّرُ۔

(ت رواہ الاصبهانی)

امر بالمعروف ونہی عن المنکر چھوڑنے سے عذاب شدید اور دعا قبول نہ ہونے کا اندیشہ

(۲۴) عَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتَأْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَلَتَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنْكَرِ أَوْلَيُوشِكَنَّ اللّٰهُ يَبْعَثُ عَلَيْكُمْ عِقَابًا مِنْهُ ثُمَّ تَدْعُونَهُ فَلَا يَسْتَجِيبُ لَكُمْ. (ت ترمذی)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے یا تو تم ضرور امر بالمعروف ونہی عن المنکر کیا کرو یا قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ تم پر اپنا عذاب بھیجدیں پھر ان سے دعا کروگے تو وہ قبول نہ فرمائیں گے

اگر امر بالمعروف ونہی عن المنکر چھوڑ بیٹھے تو دلوں پر مُہر لگادی جائیگی اور خدا کی لعنت برسے گی جیسے بنی اسرائیل پر ہوئی۔

(۲۵) عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ رَفَعَهُ إِنَّ أَوَّلَ مَا دَخَلَ النَّقْصُ عَلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ يَأْتِي الرَّجُلُ فَيَقُولُ يَا هٰذَا اتَّقِ اللّٰهَ وَدَعْ مَا تَصْنَعُ فَإِنَّهُ لَا يَحِلُّ لَكَ ثُمَّ يَلْقَاهُ مِنَ الْغَدِ وَهُوَ عَلَى حَالِهِ فَلَا يَمْنَعُهُ ذٰلِكَ أَنْ يَكُونَ أَكِيلَهُ وَشَرِيبَهُ وَقَعِيدَهُ فَلَمَّا فَعَلُوا ذٰلِكَ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ بنی اسرائیل پر سب سے پہلا تنزل یہ آیا کہ ایک شخص دوسرے سے ملتا تو کہتا اے شخص اللہ سے ڈر جو کچھ تو کرتا ہے چھوڑ دے کہ یہ حلال نہیں پھر اگلے دن ملتا اور وہ اسی حال پر ہوتا تو یہ حالت اس کو اس سے نہ روکتی کہ اس کے ساتھ کھانے پینے اور بیٹھنے والا ہو۔ جب یہ لوگ ایسا کرنے لگے تو اللہ تعالیٰ نے بعض کے دلوں کو بعض سے مخلوط کردیا اچھے دلوں

ضَرَبَ اللّٰہُ قُلُوْبَ بَعْضِہِمْ عَلٰی بَعْضٍ ثُمَّ قَالَ لُعِنَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا مِنْ بَنِیْٓ اِسْرَائِیْلَ اِلٰی فٰسِقُوْنَ ثُمَّ قَالَ وَاللّٰہِ لَتَاْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَتَنْہَوُنَّ عَنِ الْمُنْکَرِ وَلَتَاْخُذُنَّ عَلٰی یَدِ الظَّالِمِ وَلَتَاْطِرُنَّہٗ عَلَی الْحَقِّ اِطْرًا اَوْ لَتَقْصُرُنَّہٗ عَلَی الْحَقِّ قَصْرًا اَوْ لَیَضْرِبَنَّ اللّٰہُ بِقُلُوْبِ بَعْضِکُمْ عَلٰی بَعْضٍ ثُمَّ لَیَلْعَنَنَّکُمْ کَمَا لَعَنَہُمْ (ج لابی داؤد والترمذی)

کو بھی بُرا کر دیا) پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت لُعِنَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا مِنْ بَنِیْٓ اِسْرَآئِیْلَ سے فٰسِقُوْنَ تک تلاوت فرمائی پھر فرمایا خدا کی قسم یا تو تم ضرور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے رہو اور ضرور ظالم کے ہاتھ کو پکڑتے اور اس کو حق کی طرف کھینچ کھینچ کر لاتے رہو یا یہ فرمایا کہ ضرور اس کو حق پر مجبور کرتے رہو، یا اللہ تعالیٰ تمہارے بعض کے دلوں کو بھی بعض سے مخلوط کر دینگے (اچھوں کو بُرا کر دیں گے) پھر تم کو بھی رحمت سے دور کر دیں گے جیسے ان کو کیا۔

جب گناہ عام ہو جاتے ہیں تو نیک لوگ بھی ہلاک کر دیئے جاتے ہیں

(۲۶) عَنْ زَیْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ رض اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَیْہَا فَزِعًا یَقُوْلُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَیْلٌ لِّلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ فُتِحَ الْیَوْمَ مِنْ رَدْمِ یَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ مِثْلُ ھٰذِہٖ وَحَلَّقَ بِاِصْبَعَیْہِ الْاِبْہَامِ وَالَّتِیْ تَلِیْہَا فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَنَہْلِکُ وَفِیْنَا الصّٰلِحُوْنَ قَالَ نَعَمْ اِذَا کَثُرَ الْخُبْثُ (ت۔ بخاری ومسلم)

حضرت زینب رض سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس آئے گھبرائے ہوئے فرماتے تھے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ہلاکت ہو عرب کے لیے ایک شر سے جو قریب آگیا ہے آج یاجوج ماجوج کی دیوار میں سے اتنا کھل گیا ہے اور حضور نے دو انگلیوں انگوٹھے اور اس کی پاس کی انگلی سے حلقہ بنایا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہم ہلاک کر دیئے جائیں گے حالانکہ ہم میں نیک لوگ بھی ہوں گے۔ فرمایا ہاں جب خبث بڑھ جائیگا

عذاب عام میں سب ہلاک ہوں گے مگر حشر و نشر نیت کے موافق ہوگا

(۲۷) عَنْ عَائِشَةَ رضی قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ اِذَا اَنْزَلَ سَطْوَتَهٗ بِاَهْلِ الْاَرْضِ وَفِيْهِمُ الصّٰلِحُوْنَ فَيَهْلِكُوْنَ بِهَلَاكِهِمْ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ اِنَّ اللّٰهَ اِذَا اَنْزَلَ سَطْوَتَهٗ بِاَهْلِ نَقْمَتِهٖ وَفِيْهِمُ الصّٰلِحُوْنَ فَيُصِيْبُوْنَ مَعَهُمْ ثُمَّ يُبْعَثُوْنَ عَلٰى نِيَّاتِهِمْ۔

(ت ابن حبان فی صحیحہ)

حضرت عائشہ کہتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ جب اللہ تعالیٰ اپنا عذاب زمین والوں پر نازل فرماتے ہیں اور ان میں نیک بندے بھی ہوتے ہیں تو وہ بھی ان کے ہلاک ہونے سے ہلاک ہوتے ہیں فرمایا اے عائشہؓ جب اللہ تعالیٰ اپنا عذاب مستحقِ عذاب لوگوں پر نازل فرماتے ہیں اور ان میں نیک بندے بھی ہوتے ہیں تو وہ بھی ان کے ساتھ مصیبت زدہ ہو جاتے ہیں پھر اپنی اپنی نیتوں کے موافق اٹھائے جائیں گے۔

اگر برائی میں کسی کی شرکت زبردستی سے بھی ہوگئی تو عام وبال اس پر بھی پڑے گا مگر حشر نیت کے مطابق ہوگا۔

(۲۸) عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ ذَكَرَ الْجَيْشَ الَّذِيْ يُخْسَفُ بِهِمْ فَقَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ لَعَلَّ فِيْهِمُ الْمُكْرَهُ قَالَ اِنَّهُمْ يُبْعَثُوْنَ عَلٰى نِيَّاتِهِمْ۔ (ترمذی کتاب الفتن)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لشکر کا ذکر فرمایا جس کو زمین میں دھنسایا جائے گا تو ام سلمہؓ نے عرض کیا کہ شاید کوئی ان میں زبردستی کیا ہوا شخص بھی ہو فرمایا وہ سب اپنی اپنی نیتوں کے موافق اٹھائے جائیں گے

امر بالمعروف ونہی عن المنکر چھوڑ دینے سے عام وبال آتا ہے اور پھر دعا و استغفار قبول نہیں ہوتا۔

(٢٩) عَنِ ابْنِ عُمَرَؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا اَیُّھَا النَّاسُ مُرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَانْھَوْا عَنِ الْمُنْکَرِ قَبْلَ اَنْ تَدْعُوا اللّٰہَ فَلَا یَسْتَجِیْبَ لَکُمْ وَقَبْلَ اَنْ تَسْتَغْفِرُوْہُ فَلَا یَغْفِرَ لَکُمْ اِنَّ الْاَمْرَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّھْیَ عَنِ الْمُنْکَرِ لَا یَدْفَعُ رِزْقًا وَّلَا یُقَرِّبُ اَجَلًا وَاِنَّ الْاَحْبَارَ مِنَ الْیَھُوْدِ وَالرُّھْبَانَ مِنَ النَّصَارٰی لَمَّا تَرَکُوا الْاَمْرَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّھْیَ عَنِ الْمُنْکَرِ لَعَنَھُمُ اللّٰہُ عَلٰی لِسَانِ اَنْبِیَاءِ ھِمْ ثُمَّ عُمُّوْا بِالْبَلَاءِ (ت رواہ الاصبہانی) وفی روایۃ لعائشۃ وَتَسْتَنْصِرُوْنِیْ فَلَا اَنْصُرُکُمْ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے لوگو اس سے پہلے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرو کہ تم اللہ تعالیٰ سے دعا کرو اور وہ تمہاری دعا قبول نہ فرمائیں اور اس سے پہلے کہ تم مغفرت چاہو اور وہ نہ بخشیں یقیناً امر بالمعروف اور نہی عن المنکر نہ رزق کو دفع کرتا ہے نہ موت کو قریب کرتا ہے، اور یہود کے علماء اور نصرانی راہبوں نے جب امر بالمعروف اور نہی عن المنکر چھوڑ دیا تو خدا تعالیٰ نے ان کو ان کی انبیاء کی زبان پر لعنت فرمائی پھر وہ عام وبال میں مبتلا کر دیے گئے اور حضرت عائشہ کی روایت میں یہ بھی ہے کہ امر بالمعروف ونہی عن المنکر اس سے پہلے کر لو کہ تم اللہ تعالیٰ سے مدد چاہو اور وہ مدد نہ فرمائیں۔

تبلیغ اور دین کے لئے جانا آنا دنیا ومافیہا سے افضل ہے

(۳۰) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضـ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْغَدْوَةُ وَالرَّوْحَةُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ اَفْضَلُ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا (نسائی)

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے راہِ خدا میں ایک بار صبح ایک بار شام جانا (چلنا پھرنا) دنیا ومافیہا سے افضل ہے

پڑوسیوں کے تبلیغی حقوق ادا کرو، دین سیکھو سکھاؤ، امر بالمعروف و نہی عن المنکر کرو اور مانو ورنہ جلد سزا ہوگی

(۳۱) عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ خَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَاَثْنٰى عَلٰى طَوَائِفَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ خَيْرًا ثُمَّ قَالَ مَا بَالُ اَقْوَامٍ لَا يُفَقِّهُوْنَ جِيْرَانَهُمْ وَلَا يُعَلِّمُوْنَهُمْ وَلَا يَعِظُوْنَهُمْ وَلَا يَاْمُرُوْنَهُمْ وَلَا يَنْهَوْنَهُمْ وَمَا بَالُ اَقْوَامٍ لَا يَتَعَلَّمُوْنَ مِنْ جِيْرَانِهِمْ وَلَا يَتَفَقَّهُوْنَ وَلَا يَتَّعِظُوْنَ وَاللّٰهِ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن وعظ فرمایا اور مسلمانوں کی کئی جماعتوں کی تعریف فرمائی پھر فرمایا کیا حال ہے ان قوموں کا جو اپنے پڑوسیوں کو نہ دین کی باتیں سمجھاتے نہ دین سکھاتے ہیں نہ نصیحت کرتے ہیں نہ نیک کام کو کہتے ہیں نہ برائی سے روکتے ہیں اور کیا حال ہے ان قوموں کا جو اپنے پڑوسیوں سے نہ دین سیکھتے ہیں نہ دین کی باتیں سمجھتے ہیں نہ نصیحت مانتے ہیں، خدا کی قسم تو ضرور دین سکھایا کریں سب لوگ اپنے پڑوسیوں کو اور دین کی باتیں سمجھایا کریں اور نصیحت کیا کریں اور نیک کام کو کہا کریں برائی سے

لَيُعَلِّمَنَّ قَوْمٌ جِيْرَانَهُمْ وَ يُفَقِّهُوْنَهُمْ وَيَعِظُوْنَهُمْ وَيَأْمُرُوْنَهُمْ وَيَنْهَوْنَهُمْ وَلَيَتَعَلَّمَنَّ قَوْمٌ مِنْ جِيْرَانِهِمْ وَيَتَفَقَّهُوْنَ وَيَتَّعِظُوْنَ اَوْ لَاُعَاجِلَنَّهُمُ الْعُقُوْبَةَ ثُمَّ نَزَلَ (الحدیث الطویل ت رواہ الطبرانی فی الکبیر)

روکا کریں اور ضرور دین سیکھا کرے ہر قوم اپنے پڑوسیوں سے اور دین کی باتیں سمجھا کرے اور نصیحت مانا کرے۔ یا میں ان سب پر جلد ہی سزا وارد کروں گا۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے اتر آئے۔

قدرت ہوتے ہوئے گناہوں سے نہ روکنے پر عذاب عام ہوتا ہے

(۳۲) عَنْ عَدِیِّ بْنِ عَدِیِّ الْكِنْدِیِّ قَالَ حَدَّثَنَا مَوْلًى لَنَا اَنَّهٗ سَمِعَ جَدِّیْ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَا يُعَذِّبُ الْعَامَّةَ بِعَمَلِ الْخَاصَّةِ حَتّٰى يَرَوُا الْمُنْكَرَ بَيْنَ ظَهْرَانِيْهِمْ وَهُمْ قَادِرُوْنَ عَلٰى اَنْ يُنْكِرُوْهُ فَلَا يُنْكِرُوْا فَاِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ عَذَّبَ اللّٰهُ الْعَامَّةَ وَالْخَاصَّةَ (م رواہ فی شرح السنۃ)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے خاص خاص کے عمل سے سب لوگوں کو عذاب نہ دیا جائے گا یہاں تک کہ لوگ گناہوں کو اپنے درمیان ہوتا دیکھیں اور وہ روکنے پر قدرت رکھتے ہوں اور نہ روکیں تو جب وہ ایسا کریں گے تو اللہ تعالیٰ عام و خاص سب کو عذاب دیں گے۔

اُس خطرناک زمانہ سے پہلے پہلے ضرور ضرور تبلیغ کر لیجئے جب تبلیغ کارآمد نہ ہوگی

(۳۳) عَنْ اَبِیْ ثَعْلَبَۃَ فِیْ قَوْلِہٖ تَعَالٰی عَلَیْکُمْ اَنْفُسَکُمْ لَا یَضُرُّکُمْ مَّنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَیْتُمْ فَقَالَ اَمَا وَاللّٰہِ لَقَدْ سَاَلْتُ عَنْہَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَلِ ائْتَمِرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنَاهَوْا عَنِ الْمُنْکَرِ حَتّٰی رَاَیْتَ شُحًّا مُّطَاعًا وَّهَوًی مُّتَّبَعًا وَّدُنْیَا مُّؤْثَرَۃً وَّاِعْجَابَ کُلِّ ذِیْ رَاْیٍ بِرَاْیِہٖ وَرَاَیْتَ اَمْرًا لَّابُدَّ لَکَ مِنْہُ فَعَلَیْکَ نَفْسَکَ وَدَعْ اَمْرَ الْعَوَامِّ فَاِنَّ وَرَاءَکُمْ اَیَّامَ الصَّبْرِ فَمَنْ صَبَرَ فِیْہِنَّ قَبَضَ عَلَی الْجَمْرِ لِلْعَامِلِ فِیْہِنَّ اَجْرُ خَمْسِیْنَ رَجُلًا یَّعْمَلُوْنَ مِثْلَ عَمَلِہٖ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ

ابو ثعلبہؓ سے حق تعالیٰ کے اس ارشاد کی تفسیر میں روایت ہے کہ تم اپنی حالت کو سنبھالو تو تم کو نقصان نہ دیگا وہ جو گمراہ ہو گیا جبکہ تم ھدایت پالو، کہتے ہیں خدا کی قسم میں نے اس آیت کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا ہے فرمایا بلکہ تم نیک کام کرنے اور برے کاموں سے بچتے رہو یہاں تک کہ جب دیکھو کہ بخیل کی فرمانبرداری کی جاتی ہے اور خواہشات کی پیروی کی جاتی ہے، دنیا کو ترجیح دیجاتی ہے اور ہر رائے والے کا اپنی ہی رائے پر گھمنڈ ہے اور ایسی باتیں دیکھو جن سے تم کو چارہ نہ رہے تو تم اپنے آپ کو سنبھالو اور عام لوگوں کو اپنے حال پر چھوڑ دو کیونکہ تمہارے پیچھے صبر کے دن ہیں جو صبر کریگا وہ انگارے مٹھی میں لے گا ان دنوں میں نیک کام کرنیوالے کو پچاس آدمیوں کا ثواب ملیگا جو اس کے برابر عمل کرتے ہوں۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ پچاس کا ثواب

اَجْرُ خَمْسِيْنَ مِنْهُمْ قَالَ اَجْرُ خَمْسِيْنَ مِنْكُمْ (ترمذی وابن ماجۃ)	انہی میں سے فرمایا پچاس کا ثواب تم میں سے
عَنْ اَبِیْ بَکْرِ الصِّدِّیْقِ رضی اللہ عنہ قَالَ یَا اَیُّھَا النَّاسُ اِنَّکُمْ تَقْرَءُوْنَ هٰذِهِ الْاٰیَةَ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا عَلَیْکُمْ اَنْفُسَکُمْ لَا یَضُرُّکُمْ مَنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَیْتُمْ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ النَّاسَ اِذَا رَاَوْا مُنْکَرًا فَلَمْ یُغَیِّرُوْا یُوْشِكُ اَنْ یَّعُمَّھُمُ اللّٰهُ بِعِقَابِهٖ ۔ (م ابن ماجه و ترمذی)	حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں لوگو! تم یہ آیت پڑھتے ہو: یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا عَلَیْکُمْ اَنْفُسَکُمْ "اے مسلمانو! تم اپنے آپ کو سنبھالو تو تم کو نقصان نہ دیگا وہ جو گمراہ ہو گیا جبکہ تم ہدایت پالو" (یہ اس وقت کے لئے نہیں) کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے فرماتے تھے کہ لوگ جب گناہ ہوتے دیکھیں اور انہیں نہ روکیں تو قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ ان پر عام عذاب نازل کر دیں۔

اللہ کی راہ میں جو غبار لگے گا آگ میں نہ جائے گا

(۳۴) عَنْ اَبِیْ عَبْسٍ رضی اللہ عنہ رَفَعَهٗ مَا اغْبَرَّتْ قَدَمَا عَبْدٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَتَمَسَّهُ النَّارُ (بخاری ۔ ترمذی نسائی)	حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے اللہ کے راستے میں کسی بندے کے پیر غبار آلود ہوں اور ان کو آگ چھولے ایسا نہیں ہوگا۔

اللہ کی راہ میں رونے اور جاگنے والی آنکھ دوزخ میں نہ جائیگی

(۳۵) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَفَعَهُ عَيْنَانِ لَا تَمَسُّهُمَا النَّارُ عَيْنٌ بَكَتْ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ وَعَيْنٌ بَاتَتْ تَحْرُسُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ (ج ترمذی)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے دو آنکھیں ہیں جن کو آگ نہیں چھوئے گی۔ ایک وہ جو اللہ کے ڈر سے روئے اور ایک وہ جو راہِ خدا میں رات بھر نگرانی کرے۔

خلوص سے ہی ثواب ملتا ہے

(۳۶) عَنْ عُمَرَ رَفَعَهُ إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ۔ (ج للستة الا مالکا)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے عمل نیتوں ہی سے ہیں۔

اگر شروع میں خلوص نہ ہو تو بھی دین کے کام میں لگنے سے خلوص پیدا ہو جاتا ہے

(۳۷) عَنْ مُجَاهِدٍ طَلَبْنَا هٰذَا الْعِلْمَ وَمَا لَنَا فِيْهِ كَبِيْرُ نِيَّةٍ ثُمَّ رَزَقَ بَعْدُ فِيْهِ النِّيَّةَ (ج للدارمی)

مجاہدؒ سے روایت ہے کہ ہم نے اس دینی علم کو طلب کرنا شروع کیا اور ہماری کوئی بڑی نیت نہ تھی پھر اللہ تعالیٰ نے بعد میں ہمیں نیت (صالحہ) عطا فرما دی۔

جماعت کے ساتھ کام کرنا مقبول ہوتا ہے

(۳۸) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَفَعَهُ

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد ہے

مَنْ عَمِلَ لِلّٰهِ فِي الْجَمَاعَةِ فَاَصَابَ قَبِلَ اللّٰهُ مِنْهُ وَاِنْ اَخْطَاَ غَفَرَلَهٗ وَمَنْ عَمِلَ يَبْتَغِي الْفُرْقَةَ فَاَصَابَ لَمْ يَقْبَلِ اللّٰهُ مِنْهُ وَاِنْ اَخْطَاَ فَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ۔
ج الکبیر و البزار بضعف)
وفی روایۃ يَدُ اللّٰهِ عَلَى الْجَمَاعَةِ (للکبیر)

کہ جو شخص جماعت میں رہ کر اللہ کے لیے کام کریگا اور ٹھیک کریگا اللہ تعالیٰ اس سے قبول فرمائیں گے اور اگر خطا کرے گا تو اسے بخش دیں گے اور جو شخص ایسے عمل کریگا جن سے تفریق ہو اور ٹھیک بھی کرے گا تو وہ اس سے قبول نہیں فرمائیں گے اور اگر خطا کرے گا تو وہ اپنا ٹھکانا دوزخ بنائیگا اور ایک روایت میں ہے کہ جماعت پر اللہ کا ہاتھ ہے۔

راہِ خدا میں خرچ کرنے کا ثواب سات سو گُنا ہے

(۳۹) عَنْ خُرَيْمِ بْنِ فَاتِكٍ رَفَعَهٗ مَنْ اَنْفَقَ نَفَقَةً فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ بِسَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ (ج

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے جو اللہ کے راستہ میں کچھ خرچ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے واسطے سات سو گنا ثواب اس کے بدلہ میں لکھتے ہیں۔

جو شخص اچھا طریقہ ڈال جائیگا اس کو ہمیشہ ثواب ملتا رہے گا اور جو بُرا ڈالے گا اس کو ہمیشہ گناہ ہو گا

(۴۰) عن جریر فی حدیث طویل فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص اسلام میں اچھا طریقہ اپنا جائے گا

مَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً فَلَهُ أَجْرُهَا وَأَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ بَعْدِهِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يُنْقَصَ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْءٌ وَمَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً سَيِّئَةً كَانَ عَلَيْهَا وِزْرُهَا وَوِزْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ بَعْدِهِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يُنْقَصَ مِنْ أَوْزَارِهِمْ شَيْءٌ۔ (مسلم)

اس کو اس کا بھی ثواب ملے گا اور ان کا ثواب بھی جو اس کے بعد اس پر عمل کریں گے بغیر اس کے کہ ان کے ثوابوں میں سے کچھ کام کیا جائے اور جو شخص اسلام میں کوئی برا طریقہ بنا جائے گا۔ اس پر اس کا بھی گناہ ہوگا اور ان کا گناہ بھی جو اس پر اس کے بعد عمل کریں گے بغیر اس کے کہ ان کے گناہوں میں سے کچھ کم کیا جائے۔

تبلیغ کی اہمیت پر بیس۲۰ آیاتِ قرآنی اور چالیس۴۰ احادیثِ شریفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ مجموعہ ھدیۂ ناظرین کیا گیا۔ آخر میں دعا کرتا ہوں کہ حق تعالیٰ تمام مسلمانوں کو دین سیکھنے، سکھانے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق بخشیں۔ آمین

وَآخِرُ دَعْوٰنَا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ○

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ○

اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے تو یہ رسالہ آپ خود شائع کر کے تبلیغ و اصلاح کے لئے تقسیم فرمائیں۔

اس سلسلہ میں حبیب ٹرسٹ کی خدمات حاضر ہیں۔

اصل لاگت پر ٹرسٹ کے ذریعہ اشاعت ہو سکتی ہے۔

ٹرسٹ کے شائع کردہ دیگر رسائل طلب فرمائیے

ملنے کا پتہ : حبیب ٹرسٹ، حبیب پارک جوگیشوری بمبئی ۱۰۲